

"بوسۂ تعظیمی اور نعلین شریفین کی تعظیم"

اَبَرُّ الْمَقَالِ
فِیْ
اِسْتِحْسَانِ قُبْلَةِ الْاِجْلَالِ

(مع تسہیل وتخریج)

مصنف:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیشکش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

"بوسۂ تعظیمی اور نعلین شریفین کی تعظیم"

اَبرُّ الْمَقَالِ فِی اِسْتِحْسَانِ قُبْلَةِ الْاِجْلَالِ

مصنف:
اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(تسہیل و تخریج)
ابو ثوبان مولانا محمد خاقان عطاری

پیشکش:
مجلسِ افتاء (دعوت اسلامی)

فہرست

مضمون	صفحہ
اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا حکم ارشاد فرمایا۔	4
صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب چیزوں سے محبت و تعظیم کرتے تھے۔	4
مسلمانوں کا مختلف انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہارِ عقیدت۔	4
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب چیزوں کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں:	5
نمبر 1: جو چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدنِ اقدس کا جز ہیں۔ ان سے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اندازِ محبت و عقیدت۔	5
نمبر 2: جو چیزیں جزو بدن نہیں، لیکن جسمِ اقدس سے مس ہوئیں، ان سے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اندازِ ادب۔	7
نمبر 3: جن چیزوں کو بالواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہے ان کی تعظیم و احترام سے متعلق روایات۔	8
متبرک اشیاء کو تعظیماً بوسہ دینے سے متعلق امام اہلسنت کا رسالہ "ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال"	11
بوسہ تعظیمی جائز ہے۔	13
بوسہ تعظیمی احادیث و روایات کی روشنی میں:	13

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست وپائے اقدس کو بوسہ دینا۔	13
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا منبرِ انور کو بوسہ دینا۔	14
معظم شرعی سے مُشرف چیز کی تعظیم درحقیقت معظم شرعی کی تعظیم ہے۔	15
منسوب کی تعظیم بلحاظِ نسبت منسوب الیہ کی تعظیم ہے۔	16
دعوٰی "جس چیز کو معظم شرعی کے ساتھ نسبت ہو، وہ واجب التعظیم ہے۔"	17
اس دعوے پر اکابرینِ امت کے اشعار وکلام سے استدلال۔	17
نعلِ پاک سے تبرک پر ائمہ اسلام نے کتب لکھی ہیں۔	19
نقش نعل سے تبرک کے جواز کے عموم سے دیگر آثارِ متبرکہ کی تعظیم وتبرک کا جواز ثابت ہے۔	26
آثارِ متبرکہ پر عوام کے ہجوم کا ثبوت۔	27
آثارِ متبرکہ کی کبھی کبھار زیارت کروائی جائے۔	28
آثارِ متبرکہ کو محفوظ رکھنے اور ان کی زیارت کا بہترین طریقہ۔	29

آثارِ متبرکہ و مقاماتِ مقدسہ کی تعظیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ (پارہ26، سورۃ الفتح، آیت9)

انسان محبت میں کامل تب کہلاتا ہے کہ جب اپنے محبوب کے ساتھ ساتھ اُس سے منسوب ہر چیز کا ادب و احترام کرنا اُس کے مزاج کا حصہ بن جائے، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ "ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے لے کر اکابرین و صلحائے اُمت تک کا یہی طریقہ کار چلتا آرہا ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے والہانہ محبت کرتے اور نبی مکرّم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے عقیدت و الفت کی وجہ سے ہر اُس چیز سے بھی دلی عقیدت رکھتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے منسوب ہو، نیز ان چیزوں کی تعظیم و توقیر کر کے اپنی دلی عقیدت کا عملی ثبوت دیتے ہیں۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی اتباع میں آج بھی پوری دنیا کے مسلمان مختلف انداز سے اپنی اس محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ مثلاً: گنبدِ خضریٰ کی زیارت کے وقت عشّاق تعظیماً روضۂ رسول کو پیٹھ نہیں کرتے، ادب سے ہاتھ باندھ کر نظریں جھکا کر کھڑے ہوتے اور انتہائی ادب و احترام کے ساتھ بصورتِ درود

و سلام بارگاہِ رسالت میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں، وہاں کی در و دیوار کو احترام سے بوسے دیتے ہیں۔ نیز اس پاک سرزمین پر برہنہ پا (ننگے پاؤں) چلنے کو کمالِ ادب سمجھتے ہیں، جس جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی طور پر قیام فرمایا، بلکہ جہاں سے صرف گزر ہوا، تو ان مقامات کو بھی واجب التعظیم سمجھتے اور ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ جیسے: مسجدِ قباء، مسجدِ قبلتین، مسجدِ جمعہ، جبلِ احد، مقامِ ثنیۃ الوداع، غار حراء، غارِ ثور اور طائف وغیرہ مقاماتِ مقدسہ۔ نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آثارِ متبرکہ و معظّمہ جیسے: موئے مبارک، جبہ شریف، تلوار شریف، پیالہ مبارک، نعلین شریفین وغیرہ، ان تمام آثار کا ادب کرتے اور ان کی زیارت کو عظیم سعادت سمجھتے ہیں۔ تعظیم پر مشتمل اہلِ اسلام کے مذکورہ افعال و اعمال کا ثبوت ہمیں صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی پاک سیرت سے ملتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب چیزوں کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں۔ ان اقسام اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے ان کی تعظیم کا ثبوت پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کیجئے:

(1) وہ چیزیں کہ جنہیں نبی معظّم و مکرّم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بدنِ اقدس کا جزء ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جیسے: موئے مبارک، ناخن مبارک، لعاب دہن وغیرہ۔ اس بارے میں چند روایات ملاحظہ ہوں:

صحیح بخاری میں ہے: ”ان تنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منھم فدلك بھا وجھه و جلده“ ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم بلغم مبارک کھنکھارتے تو صحابۂ کرام

علیہم الرضوان اسے زمین پر نہ گرنے دیتے، بلکہ (کمال محبت و احترام) سے اسے اپنے ہاتھ میں لیتے اور اسے اپنے چہرے اور جسم پر مَل لیتے۔

(صحیح بخاری، باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ۔ الخ، ج3، ص193، الرقم 2731، دار طوق النجاۃ، بیروت)

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و الحلاق یحلقہ و اطاف بہ اصحابہ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل" ترجمہ: میں نے دیکھا کہ حلق کرنے والا شخص حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حلق کر رہا تھا (سر مبارک کے بال اتار رہا تھا) اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گرد اس ارادے سے گھوم رہے تھے کہ بال (زمین پر گرنے کی بجائے) کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

(صحیح مسلم، باب قرب النبی علیہ السلام من الناس، ج4، ص1812، الرقم 2325، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وقتِ وصال ارشاد فرمایا: "کسانی احد ثوبیہ الذی کان علی جلدہ فخبأتہ لھذا الیوم و اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اظفارہ و شعرہ و خبأتہ لھذا الیوم فاذا انا مت فاجعل ذلك القمیص دون کفنی مما یلی جلدہ و خذ ذلك الشعر و الاظفار فاجعلہ فی فمی وعلی عینی و مواضع السجود فان نفع شئ فذلك" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے جسم پر موجود دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا مجھے پہنایا، تو میں نے اسے اس دن کے لیے بحفاظت سنبھال کر رکھ لیا اور میں نے نبی محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ناخن اور بال مبارک بھی اس دن کے لیے سنبھال کر رکھ لیے تھے، پس جب میں مر جاؤں، تو اس قمیص مبارک کو میرے

کفن کے نیچے میرے جسم کے ساتھ ملا کر رکھنا اور یہ موئے مبارک اور ناخن شریف میرے منہ اور آنکھوں اور مواضعِ سجود (سجدے میں زمین سے لگنے والی جگہوں) پر رکھنا، تو اگر کوئی چیز مجھے نفع دے گی، تو وہ یہی چیز ہو گی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج3، ص1419، دار الجیل، بیروت)

(2) وہ چیزیں کہ جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جزوِ بدن ہونے کی حیثیت حاصل نہیں، لیکن نبی محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسمِ اقدس سے مَس ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ جیسے: نعلین شریفین، جبہ شریف، تلوارِ اقدس، منبرِ انور وغیرہ۔ اس بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان سے منقول اندازِ ادب ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نعلین شریفین بطورِ تبرک و تعظیم اپنے پاس سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے وہ نعلین مبارک نکال کر ارشاد فرمایا: ”انھما نعلا النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم“ ترجمہ: یہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نعلین شریفین ہیں۔

(صحیح بخاری، باب ما ذکر من درع النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ج4، ص83، الرقم 3107، دار طوق النجاۃ، بیروت)

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”روی ابن عمر واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من المنبر ثم وضعھا علی وجھہ“ ترجمہ: حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما منبر شریف پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے چہرے پر لگایا کرتے تھے۔

(الشفاء، فصل فی حکم زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ج2، ص86، دار الفکر، بیروت)

(3)وہ چیزیں کہ جو نہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جزوِ بدن ہیں اور نہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسمِ اقدس سے مس ہونے کا شرف ملا، البتہ انہیں بالواسطہ (Indirectly) کسی طور پر بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت حاصل ہے۔ جیسے: شہر پاک مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ وغیرہ مقاماتِ مقدسہ۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جس شہر کو اپنی قیام گاہ بنایا، اُس کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (پارہ30، سورۃ البلد، آیت 1تا2)

مدینہ منورہ (جو در حقیقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب ایک شہر اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قیام گاہ ہے) کی عظمت کو ظاہر کرتے ہوئے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا: "لکل نبی حرم و حرمی المدینۃ" ترجمہ: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حرم ہے اور میرا حرم (حرمت والا مقام) مدینہ ہے۔

(مسند احمد، ج5، ص90، الرقم 2920، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

نیز نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینۂ منوّرہ کی تعظیم کے پیشِ نظر ارشاد فرمایا: "لا یحل لاحد یحمل فیھا السلاح لقتال" ترجمہ: کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ مدینۂ منوّرہ میں جنگ کے لیے ہتھیار نکالے۔

(مسند احمد، ج23، ص73، الرقم 14736، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

شفاء شریف میں ہے: ”من اعظامه و اکباره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعظام جمیع اسبابه و اکرام مشاهده و امکنته من مکة والمدینة ومعاهده و ما لمسه علیه الصلوٰة والسلام او عرف به صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم “ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام اسباب، تمام مشاہد مقدسہ (محافل) اور مقاماتِ معظمہ مثلاً: مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منوّرہ وغیرہ دیگر جگہیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب ہوں اور جن چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی مس فرمایا (ہاتھ لگایا)، جو چیزیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے معروف و مشہور ہوں، ان تمام چیزوں کی تعظیم کی جائے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل من اعظامه و اکباره۔۔۔ الخ، ج2، ص56، دار الفکر، بیروت)

حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کس ادب کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مزار شریف پر حاضری دیا کرتے تھے، ملاحظہ فرمائیں: ”جاء ایوب فدنا من قبر النبی صلی اللہ علیه والہ وسلم فاستدبر القبلة و اقتبل بوجهه القبر فبکی بکاء “ترجمہ: حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوتے، تو قبلہ کو پیٹھ کرتے اور اپنا چہرہ قبر انور کی طرف کرتے اور زار و قطار روتے تھے۔ (المعرفة والتاریخ، ج2، ص787، مؤسسة الرسالة، بیروت)

اس قسم کی خوبصورت روایات بہت کثرت سے کتبِ احادیث و سیرت میں مذکور ہیں جن میں سے کچھ مشامِ جان معطر کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ ان روایات سے یہ بات بالکل واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی

ذات مبارک کے ادب کے ساتھ ساتھ ہر اس چیز کا ادب ہم پر لازم ہے جسے حضور صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے شرفِ انتساب حاصل ہے اور اس ادب کا ثبوت ہمیں بزرگانِ دین اور اکابرینِ امت کی تعلیمات و تصریحات سے ملتا ہے۔

اسی سلسلے میں غلافِ کعبہ اور آثارِ مقدسہ کو تعظیماً بوسہ دینے کے متعلق سرکار اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ بنام: **"ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال"** پیشِ خدمت ہے، جس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پیارے ہاتھوں اور مقدس قدموں، مُہرِ نبوت، منبرِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے نسبت رکھنے والے راستوں، مقامات، در و دیوار، نقشِ نعلِ پاک اور نقشِ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی تعظیم کرنے اور ان کو احتراماً چھونے، چومنے کے بارے میں قرآن و حدیث، صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے عمل اور اسلافِ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے اشعار و اقوال سے دلائل ذکر کیے ہیں اور آثارِ متبرکہ کو محفوظ رکھنے اور ان کی زیارت کرنے کا بہترین طریقہ بھی ارشاد فرمایا ہے، آیئے اس رسالے کا مطالعہ فرمائیں:

ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال

(بوسۂ تعظیمی کے مستحسن ہونے کے بارے میں

درست ترین کلام)

مع تسہیل و تخریج

مصنّف

اعلٰی حضرت امامِ اہلِسنّت امام احمد رضا خان

علیہ الرحمۃ

(فتاوٰی رضویہ جلد 22 صفحہ 341 تا 352 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

www.dawateislami.net

﴿ابرالمقال فی استحسان قبلۃ الاجلال﴾

(بوسۂ تعظیمی کے مستحسن ہونے کے بارے میں درست ترین کلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسئلہ: از سورت کٹھور مسجد پرب مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب از علی گڑھ مدرسہ مولانا مولوی محمد لطیف اللہ صاحب مرسلہ مولوی سندی صاحب طرفہ ایں کہ از ہر دو جا بوقت واحد سوال آمد (طرفہ یہ کہ ایک ہی وقت میں دونوں جگہوں سے سوال آیا۔ت) ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ

(الاستفتاء)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا (اس مسئلے کے بارے) میں کہ شہر موریس میں قبلہ رخ کی دیوار کے ساتھ محراب کے متصل بیتُ اللہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا دو گز لمبا اور سوا گز چوڑا لٹکا ہوا ہے اور وہاں کے باشندے میمن وغیرہ سب سوداگر خاص وعام بعدِ پنجگانہ (پانچوں نمازوں کے بعد) اس ٹکڑے کو بوسہ دیتے ہیں اور بعد نمازِ جمعہ کے تو بوجہِ کثرت نمازیوں کے بوسہ دینے میں بہت ہی ہجوم کرتے ہیں، کوئی چار بوسے دیتا ہے کوئی زیادہ کوئی کم، جیسا کسی کا موقع لگا ویسا ہی اس نے کیا اور کوئی ہجوم اور کثرت کی وجہ سے محروم بھی رہ جاتا ہے اور اس امر میں اس کو معظّم (قابلِ احترام) چیز سمجھ کر کمال کوشش کرتے ہیں، کسی قدر جاننے والے لوگ تو تعظیم کا بوسہ دیتے ہیں اور عوام کا حال معلوم نہیں کہ وہ کیا سمجھ کر بوسہ دیتے ہیں، لیکن ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اس میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ آیا یہ امر شرعاً موجبِ ثواب (ثواب کا باعث) ہے یا کسی امر خارجی کی

وجہ سے مستوجبِ عذاب (عذاب کا حقدار بنانے والا) ہے؟ بینوا توجروا (بیان کیجئے اور اجر حاصل کیجئے)

(الجواب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بوسۂ تعظیم (احتراماً کسی چیز کا بوسہ لینا) شرعاً و عرفاً انحاءِ تعظیم (شرع اور عرف ورواج کے اعتبار سے تعظیم کی صورتوں میں) سے ہے، اسی قبیل سے ہے بوسۂ آستانۂ کعبہ وبوسۂ مصحف (قرآنِ پاک کو چومنا) وبوسۂ نان (روٹی کو چومنا) وبوسۂ دست وپائے علماء واولیاء (علماء واولیاء ادام اللہ فیوضھم کے ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا)۔

"وکل ذٰلك مصرح به فی الکتب کالدر المختار من معتمدات الاسفار"

(ترجمہ: یہ تمام مسائل در مختار جیسی معتمد کتابوں میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں)

(الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج6، ص384، دار الفکر، بیروت)

☆☆☆☆☆☆☆

(بوسۂ تعظیمی احادیث وروایات کی روشنی میں)

☆خود احادیث کثیرہ میں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا دست وپائے اقدس حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومہرِ نبوت کو بوسہ دینا وارد (ہے)۔ "کما فصلنا بعضه فی کتابنا البارقة الشارقة علی المارقة المشارقة" (ترجمہ: جیسا کہ ہم نے بعض روایات کو اپنی کتاب "البارقة الشارقة علی المارقة المشارقة" میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔)

☆اور ما نحن فیہ (جس مسئلے کے متعلق ہم بحث کر رہے ہیں، اس) سے اقرب واوفق (زیادہ قریب و موافق) حدیثِ عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے کہ انہوں نے منبرِ انور سرورِ اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے موضع جلوس اقدس (بیٹھنے کی مقدس جگہ) کو مس (ہاتھ سے چُھو) کرکے اپنے چہرے سے لگایا۔ "رواہ ابن سعد فی طبقاتہ" (ترجمہ: ابنِ سعد علیہ الرحمۃ نے اسے اپنی کتاب "الطبقات الکبریٰ" میں روایت کیا۔)

(الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ج 1، ص 254، دار صادر، بیروت)

☆اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی کہ رمّانۂ منبرِ اعطر کو (خوشبودار منبر کے رمّانہ کہ جس کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے دستِ اقدس سے پکڑتے تھے) جو مزارِ اقدس و ازہر (تقدس والے اور روشن مزار شریف کی سمت) پر ہے یعنی اس (منبر شریف) کے بازو پر جو گول شکل کا ایک کنگرہ (کنارہ) سا بنا دیتے، اسے دہنے ہاتھ سے مس (چُھو) کرکے دعا مانگا کرتے۔ امام قاضی عیاض رتعت روحہ فی الریاض (اللہ پاک ان کی روح کو جنت کے باغات سے سیر کرائے) "شفا شریف" میں فرماتے ہیں: "قال نافع کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسلم علی القبور اتیہ مائۃ مرۃ و اکثر یجیئ الی القبر فیقول السلام علی النبی، السلام علی ابی بکر ثم ینصرف و رُئِیَ (بمعنی ابصر) واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من المنبر ثم وضعہا علی وجہہ وعن ابن قسیط والعتبی کان اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا خلا المسجد حسوا رمانۃ المنبر التی تلی القبر بمیامنہم ثم استقبلوا القبلۃ یدعون" (ترجمہ: حضرت سیّدنا نافع

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حجرہ مبارکہ کی قبروں پر سلام کرنے حاضر ہوتے، تو سو سے زائد مرتبہ کہتے: ”نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر سلام، حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) پر سلام“ پھر پلٹتے ہوئے منبر شریف پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ کو ہاتھ سے مس کرکے اپنے چہرے پر لگاتے۔ ابن قسیط اور عتبیٰ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب مسجدِ نبوی سے نکلتے، تو قبرِ انور کی (سمت پر موجود) منبر اقدس کے رمانہ مطہرہ کو اپنے داہنے ہاتھوں سے مس کرتے اور پھر قبلہ رو ہوکر دعا کرتے۔)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل فی حکم زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔۔۔، ج2، ص86، دار الفکر، بیروت)

☆☆☆☆☆☆☆

(معظّمِ شرعی سے جب کسی چیز کو شرف حاصل ہو، تو اُس چیز کی تعظیم درحقیقت معظّمِ شرعی کی تعظیم کہلاتی ہے)

غرض شرعاً و عرفاً معلوم و معروف (شرع اور عرفِ عام کے اعتبار سے یہ بات معلوم و مشہور ہے) کہ جس چیز کو معظّمِ شرعی (شرعی طور پر قابلِ عزت چیز) سے شرف حاصل ہو، اس کا وہ شرف بَعدِ انتہائے مماست (ٹچ ہوکر جدا ہو جانے کے بعد) بھی باقی رہتا ہے اور اِس کی تعظیم اُس معظّم (جس کی وجہ سے دوسری چیز کو شرفِ عظمت حاصل ہوا، اس اصل چیز) کی انحائے تعظیم (احترام بجالانے میں) سے گنی جاتی ہے اور معاذ اللہ اِس کی توہین اُس معظّم (اصل قابل عظمت چیز) کی توہین، تاجِ سلطان کو مثلاً زمین پر ڈالنا صرف اسی وقت اہانتِ سلطان نہ ہوگا، جبکہ وہ اس کے سر پر رکھا ہو، بلکہ جدا ہونے کی

حالت میں بھی ہر عاقل کے نزدیک یہی حکم ہے، یونہی تعظیم۔

☆شفاء شریف میں ہے: ”من اعظامه واکباره صلی الله تعالی علیه وسلم اعظام جمیع اسبابه واکرام مشاهده وامکنته من مکة والمدینة ومعاهده وما لمسه علیه الصلوٰة والسلام او عرف به صلی الله تعالی علیه وسلم “ (ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام اسباب، تمام مشاہد مقدسہ (محافل) اور مقاماتِ معظمہ مثلاً مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منوّرہ وغیرہ دیگر جگہیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب ہوں اور جن چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی مس فرمایا (ہاتھ لگایا)، جو چیزیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے معروف و مشہور ہوں، ان تمام چیزوں کی تعظیم کی جائے۔)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ: فصل من اعظامه واکباره۔۔۔، ج2، ص56، دار الفکر، بیروت)

☆☆☆☆☆☆☆

(منسوب کی تعظیم بلحاظِ نسبت منسوب الیہ کی تعظیم ہے)

اور بے شک تعظیمِ منسوب بلحاظِ نسبت، تعظیمِ منسوب الیہ ہے (جو چیز کسی چیز سے نسبت رکھتی ہو، اُس کی تعظیم نسبت کے لحاظ سے اُس اصل چیز کی تعظیم شمار کی جاتی ہے کہ جس کی طرف دوسری چیز منسوب ہے) اور بے شک کعبہ شعائر اللہ سے ہے، تو تعظیمِ غلاف، تعظیمِ کعبہ و تعظیمِ شعائر اللہ شرعاً مطلوب۔ (یعنی شعائر اللہ کی تعظیم بجالانا شریعت کا حکم ہے۔)

﴿ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور

جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔)

(پارہ17، سورۃ الحج، آیت32)

☆☆☆☆☆☆☆

(جس چیز کو معظّمِ شرعی کے ساتھ کسی طور پر بھی نسبت ہو، تو وہ چیز بھی واجب التعظیم ہو جاتی ہے، اگرچہ اسے معظّمِ شرعی سے مس ولمس کا شرف حاصل نہ ہوا ہو)

بلکہ نظرِ ایمانی سے مس ولمس (چھونے) کی بھی تخصیص نہیں، جس شے کو معظّمِ شرعی (شریعت کی رو سے قابلِ تعظیم چیز) سے کسی طرح نسبت ہے، واجب التعظیم (احترام کے لائق) و مورثِ محبت (محبت کا سبب) ہے ولہذا بلدۂ طیبہ (پاک شہر) مدینہ طیبہ سکینہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے درودیوار کو مس کرنا اور بوسہ دینا اہلِ حُب ووِلا (محبت کرنے والوں) کا دستور اور کلماتِ ائمہ وعلماء میں مسطور (لکھا ہوا ہے)، اگرچہ ان عمارات کا زمانۂ اقدس میں وجود ہی نہ ہو، شرفِ مس (چھونے کے شرف) سے تشرّف (شرف حاصل ہونا) درکنار (دور کی بات)۔

☆☆☆☆☆☆☆

(بیان کردہ دعوے پر اکابرینِ امت کے اشعار و کلام سے استدلال)

☆وللہ در من قال (اللہ تعالیٰ اس شخص کو جزائے خیر عطا فرمائے، جس نے کہا:)

أمرّ علی الدّیار دیار لیلٰی ۔۔۔ أقبّل ذا الجدار و ذا الجدارا

وما حبّ الدّیار شغفن قلبی ۔۔۔ ولکن حبّ من سکن الدّیارا

(ترجمہ: میں دیارِ لیلیٰ سے گزرتا ہوں، تو کبھی ایک دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی دوسری دیوار کو چومتا ہوں اور اس شہر کی محبت نے میرے دل کو دیوانہ نہیں بنایا، بلکہ اس میں بسنے والے (لیلیٰ) کی محبت نے مجھے دیوانہ بنایا ہے)

(شفاء السقام ، الباب الرابع فی نصوص العلماء فی زیارۃ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ص220، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)(جواھر البحار، منھم الامام احمد المقری، ج3، ص961، مطبوعہ بیروت)

☆شفاء شریف میں ہے: ”وجدیر لمواطن اشتملت تربتھا علی جسد سید البشر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدارس ومشاھد ومواقف ان تعظم عرصاتھا و تتنسم نفحاتھا و تقبل ربوعھاوجد راتھاملخصا“ (ترجمہ: اور اُن مقامات، راستوں، حاضر ہونے اور وقوف فرمانے کی جگہوں کے میدانوں کی تعظیم کرنا بھی ضروری ہے، جن کی مٹی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسدِ پاک کو لگی ہے، اُن فضاؤں سے لطف اٹھایا جائے اور اُن محلوں اور در و دیوار کا بوسہ دینا چاہئے۔ ملخصًا)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، فصل من اعظامہ واکبارہ۔۔، ج2، ص58تا59، دار الفکر، بیروت)

☆پھر ارشاد فرماتے ہیں:

یادار خیر المرسلین ومن بہ هدی الانام و خص بالایات
عندی لاجلک لوعۃ وصبابۃ و تشوق متوقدالجمرات
وعلیٰ عھد ان ملأت محاجری من تلکم الجدرات والعرصات
لاعفرن مصون شیبی بینھا من کثرۃ التقبیل والرشفات

(ترجمہ: اے خیر المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کاشانۂ اقدس اور (ان سے

منسوب)ہر وہ چیز جس کے ساتھ لوگوں نے ہدایت حاصل کی اور جو چیزیں آیات (معجزات) کے ساتھ مخصوص ہیں، میرے پاس آپ کے لیے سوزش، عشق اور ایسا شوق ہے، جس سے چنگاریاں روشن ہیں اور مجھ پر یہ عہد لازم ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو آپ کی اُن دیواروں اور میدانوں سے بھر لوں گا، کثرت سے بوسہ دے کر اور اُن در و دیواروں سے لپٹ کر میں اپنی سفید داڑھی کو گرد آلود کر لوں گا۔)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل من اعظامہ واکبارہ، ج2، ص58تا59، دار الفکر، بیروت)

☆☆☆☆☆☆☆

(نعل پاک سے تبرک پر ائمۂ اسلام نے کتب لکھی ہیں)

☆اس سے بھی ارفع واعلیٰ (بلند و بالا)، واضح و جلی (بالکل ظاہر) یہ ہے کہ طبقۃً فطبقۃ (درجہ بدرجہ) شرقاً وغرباً (مشرق و مغرب) عجماً عرباً (عرب و عجم کے) علمائے دین و ائمۂ معتمدین (قابلِ اعتماد ائمہ) نعلِ مُطہّر (حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نعلین پاک) وروضۂ معطّر (خوشبودار مزار شریف) حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے، کتابوں میں تحریر فرماتے آئے اور انہیں بوسہ دینے اور آنکھوں سے لگانے، سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے۔ علامہ ابو الیمن ابن عساکر شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علماء نے اس باب میں مستقل تالیفیں کیں اور علامہ احمد مقری کی "فتح المتعال فی مدح خیر النعال" اس مسئلہ میں اجمع وانفع تصانیف (اس موضوع پر لکھی گئی تصانیف میں جامع و نفع بخش) ہے۔ جزاھم ربھم جزاء حسنا و رزقھم ببرکۃ خیر النعال امنا وسکنا امین (اللہ تعالیٰ ان کو اچھی جزاء اور اس بہتر نعل پاک کی

برکت سے امن وسکون عطا فرمائے۔ آمین۔)

☆ محدث علامہ فقیہ ابوالربیع سلیمن بن سالم کلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یا ناظر اتمثال نعل نبیه قبل مثل النعل لا متکبرا

(ترجمہ: اے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نعلِ مبارک کے نقش کو دیکھنے والے! دل میں تکبر وبڑائی لائے بغیر اس نقش کو بوسہ دے۔)

(جواھر البحار، منھم الامام احمد المقری، ج3، ص947، مطبوعہ بیروت)

☆ قاضی شمس الدین صیف اللہ رشیدی فرماتے ہیں:

لمن قدمس شکل نعال طٰه جزیل الخیر فی یوم المآب

و فی الدنیا یکون بخیر عیش و عز فی النهاء بلا ارتیاب

فبادر والثم الاثار منها بقصدالفوز فی یوم حساب

(ترجمہ: جس نے طٰہٰ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نعلِ پاک کے نقش کو مس کیا (چھوا)، اسے قیامت میں خیرِ کثیر ملے گی اور یقیناً وہ دنیا میں اچھی عیش و عشرت اور انتہائی عزت کے ساتھ رہے گا، تو روزِ قیامت فلاح وکامرانی کے حصول کی نیت سے جلد اس اثرِ کریم (عزت والی یادگار) کو بوسہ دے۔)

(فتح المتعال فی مدح النعال، ص227 تا228، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرہ)

☆ شیخ فتح اللہ بیلونی حلبی معاصر علامہ مقری نعلِ مقدس سے عرض کرتے ہیں:

فی مثلک یانعال اعلی النجبا اسرار بیمنها شهدنا العجبا

من مرع خده به سبتهلا قد قام له ببعض ما قد وجبا

(ترجمہ: اے سیدُ الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نعل مبارک! تیرے نقش میں وہ اسرار ہیں، جن کی عجیب برکتیں ہم نے مشاہدہ کیں۔ جو اظہارِ عجز و نیاز کے ساتھ اپنا رخسار اِس پر رگڑے، تو اُس نے اِس کے بعض واجب حقوق کو ادا کر دیا۔)

(فتح المتعال فی مدح النعال، ص 229، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرہ)

☆ وہی فرماتے ہیں:

مثال نعل بوطی المصطفی سُعدا فامد الی لثمه بالذل منک یدا

واجعله منک علی العینین معترفا بحق توقیره بالقلب معتقدا

و قبله و اعلن بالصلاة علی خیرالانام وکرر ذاک مجتهدا

(ترجمہ: یہ اُس نعلِ پاک کا نقش ہے کہ جسے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدمین شریفین کی آرام گاہ بننے کی سعادت ملی، تم اپنے ہاتھوں کو عاجزی و انکساری کے ساتھ اس نقشِ نعل کو بوسہ دینے کے لیے بڑھاؤ اور اس کی تعظیم و توقیر کے حق کا اعتراف کرتے ہوئے اور دل سے اس کا اعتقاد رکھتے ہوئے اسے اپنی آنکھوں پر رکھو اور اسے بوسہ دو اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اعلانیہ درودِ پاک بھیجو اور کوشش کر کے اس فعل کو بار بار کرو۔ (فتح المتعال فی مدح النعال، ص 277، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرہ)

☆ سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح فرماتے ہیں:

مثال نعال المصطفی اشرف الوری به مورد لا تبتغی عنه مصدرا

فقبله لثما و امسح الوجه موقنا بنیت صدق تلق ما کنت مضماً

(ترجمہ: مخلوقات میں سب سے زیادہ عزت و شرف والے مصطفیٰ کریم صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کے نعلِ پاک کے نقش کو وہ مقام حاصل ہے کہ جس سے دور نکلنے کی راہ تجھے تلاش ہی نہیں کرنی چاہئے، پس تُو اسے بوسہ دے اور یقین رکھتے ہوئے سچی نیت کے ساتھ اسے چہرے سے لگا، ان شاء اللہ عزوجل دل کی مراد پائے گا۔)

(فتح المتعال فی مدح النعال، ص295، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرہ)

☆ محمد بن فرج سبتی فرماتے ہیں:

فمی قبلتها مثل نعل کریمة بتقبیلها یشفی سقام من اسمه استشفی

(ترجمہ: میرے منہ نے نعلِ کریم کے نقش کو بوسہ دیا، اِس کے بوسے سے بیماری دور ہوتی ہے اور اِس کے نام کے وسیلے سے شفاء طلب کی جاتی ہے)

(فتح المتعال فی مدح النعال، ص349، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرہ)

☆ علامہ احمد بن مقری تلمسانی صاحب "فتح المتعال" میں فرماتے ہیں:

اکرم بتمثال حکی نعل من فاق الوری بالشرف الباذخ

طوبی لمن قبله منبئاً یلثمه عن حبه الراسخ

(ترجمہ: اس نعلِ مقدس کے نقش کی تعظیم بجالاؤ، جو اپنے شرفِ عظیم میں تمام عالم سے بڑھ کر ہے، خوشخبری ہو اس کے لیے جو اپنی راسخ (دل میں رچی بسی) محبت کو ظاہر کرتے ہوئے اِس نقشِ نعل کو بوسہ دیتا ہے)

(فتح المتعال فی مدح النعال، ص248، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرہ)

☆ علامہ ابو الیمن ابن عساکر فرماتے ہیں:

الثم ثری الاثر الکریم فحبذا ان غزت منه بلثم ذا التمثال

(ترجمہ: نعلِ مبارک کی نرم و نازک خاک کو بوسہ دے، پس کیا ہی خوب بات ہو کہ تم اس کے نقش کو بوسہ دینا اپنا مقصد بنالو۔)

(المواهب اللدنية، ج2، ص215، المكتبة التوفيقية، القاهرة)

☆علامہ ابو الحکم مالک بن عبد الرحمن بن علی مغربی جنہیں علامہ عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب شریف میں "اَحَدُ الفضلاءِ المغاربة" (ترجمہ: مغرب کے فاضل علماء میں سے) کہا، (وہ) اپنی مدحیّہ میں فرماتے ہیں:

مثال لنعلي من احب هويته فها انا في يوم وليلي الثمه

(ترجمہ: میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی نعلین شریفین کو سب سے بڑھ کر پسند کرتا ہوں اور دن رات اسے بوسہ دیتا ہوں)

(المواهب اللدنية، ج2، ص216، المكتبة التوفيقية، القاهرة)

☆امام ابو بکر احمد ابن امام ابو محمد عبد اللہ بن حسین انصاری قرطبی فرماتے ہیں:

و نعل خضعنا هيبة لبهائها وانا متى نخضع لها ابدا نعلٍ

فضعها على اعلى المفارق انها حقيقتها تاج وصورتها نعل

(ترجمہ: اِس نعلِ مبارک کی چمک دمک کی ہیبت و جلال سے ہم عجز و انکساری کے ساتھ اِس کے لیے جُھک گئے اور جب تک ہم اِس کے حضور جھکے رہیں گے، تو بلند رہیں گے، پس تُو اِسے اپنے اعضاء کے اوپر والے حصے (یعنی سَر) کے اوپر رکھ کہ بے شک صورت میں تو بظاہر یہ نعل ہے، جبکہ حقیقت میں یہ تاج ہے)

(المواهب اللدنية، ج2، ص217، المكتبة التوفيقية، القاهرة)

☆شرح مواہب میں اِن امام (ابو بکر احمد بن ابو محمد عبد اللہ بن حسین انصاری قرطبی علیہ الرحمۃ) کا ترجمہ عظیمہ جلیلہ مذکور (ان کی عظیم و جلالت والی سیرت درج ہے) اور اِن کا فقیہ، محدث وماہر و ضابط (اچھا حافظے والا ہونا) و متین الدین (دینی معاملات میں پختہ) و صادق الورع (سچا متقی ہونا) و بے نظیر ہونا مسطور (لکھا ہوا ہے) امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحبِ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری نے "مواهب اللدنيه و منح محمديه" میں اِن امام کے یہ اشعار ذکرِ نقشہ نعلِ اقدس میں انشاد (ذکر) کئے اور مدحیّہ (تعریفی کلام) علامہ ابو الحکم مغربی کو "ما احسنها" (ترجمہ: کیا ہی اچھا کلام ہے۔)

(المواهب اللدنية، ج2، ص216، المكتبة التوفيقية، القاهرة)

اور نظمِ علامہ ابن عساکر سے "لله دره" (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے) فرمایا۔ (المواهب اللدنية، ج2، ص215، المكتبة التوفيقية، القاهرة)

☆علامہ زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: "الثم التراب الذی حصل له النداوة من اثر النعل الكريمة ان امكن ذٰلك والا فقبل مثالها" (ترجمہ: اگر ہو سکے، تو تُو اس خاک کو بوسہ دے جسے نعلِ مبارک کے اثر سے نمی (تری) حاصل ہوئی ہے، ورنہ اس کے نقش ہی کو بوسہ دے دے۔)

(شرح الزرقانی علی المواهب، ذكر نعله صلى الله تعالى عليه وسلم، ج6، ص352، دار المعرفة، بيروت)

☆علامہ تاج الدین فاکہانی نے فجر منیر میں ایک باب نقشہ قبور لامعۃ النور کا لکھا اور فرمایا: "من فوائد ذٰلك ان من لم يمكنه زيارة الروضة فليزر مثالها وليلثمه مشتاقا لانه ناب مناب الاصل كما قد ناب مثال نعله الشريفة مناب عينها فی

المنافع والخواص بشهادة التجربة الصحيحة ولذا جعلوا له من الاكرام والاحترام مايجعلون للمنوب عنه ۔۔ الخ" (ترجمہ: ان قبور کا نقشہ لکھنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جس شخص کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت کرنا، ممکن نہ ہو، وہ اس نقشے کی زیارت کرلے (یعنی اس نقشے کا تصور کرلے) اور شوق و محبت سے اسے بوسہ دے دے، کیونکہ یہ نقش اصل کے قائم مقام ہے جیسا کہ صحیح تجربے سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے نعلِ پاک کا نقش منافع و خواص میں اصل کے قائم مقام ہے اور اسی وجہ سے علمائے کرام نے اس کے نقش کا وہ ہی اعزاز و احترام رکھا ہے، جو اصل نعلِ پاک کا رکھا ہے۔) (مطالع المسرات بحوالہ الفجر المنیر، ص148، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

☆ سیدی علامہ محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ، صاحبِ دلائل الخیرات نے بھی علامہ مذکور کی پیروی کی اور دلائل شریف میں نقشہ روضۂ مبارک کا لکھا اور خود اس کی "شرح کبیر" میں فرمایا: "انما ذکرتها تابعا للشیخ تاج الدین الفاکهانی فانه عقد فی کتابه "الفجر المنیر" بابا فی صفة القبور المقدسة وقال ومن فوائد ذٰلك ۔۔ الخ۔ (ترجمہ: میں نے یہ بات شیخ تاج الدین فاکہانی علیہ الرحمۃ کی اتباع میں ذکر کی ہے، کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب "الفجر المنیر" میں قبورِ مقدسہ کی پہچان کے متعلق باب قائم کیا اور فرمایا اس کے فوائد سے یہ ہے۔۔ الخ)

☆ اسی طرح علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی نے "مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات" میں فرمایا: "حیث قال اعقب المؤلف رحمه الله تعالیٰ ورضی عنه ترجمة الاسماء بترجمة صفة الروضة المبارکة والقبور المقدسة وموافقا فی ذٰلك وتابعا للشیخ تاج

الدین فاکھانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ و من فوائد ذٰلك ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاھدہ مشتاقا ویلثمہ ویزداد فیہ حبا و قد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا لہ من الاکرام والاحترام ماللمنوب عنہ وذکروا لہ خواصا وبرکات وقد جربت۔۔الخ" (ترجمہ: اس لحاظ سے کہ انہوں نے فرمایا: مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسماء کے عنوان کے بعد روضۂ مبارک اور قبورِ مقدّسہ کے بیان کے لئے باب قائم فرمایا، اس میں موافقت کرتے ہوئے اور شیخ تاج الدین فاکہانی علیہ الرحمۃ کی اتباع میں، کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب "الفجر المنیر" میں قبور مقدسہ کے بیان کے لئے مستقل باب قائم فرمایا اور اس کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ جو اصل روضۂ مبارکہ کی زیارت کرنے پر قادر نہیں ہے، تو وہ نقشِ نعل کی زیارت کرے اور شوق و محبت سے اس کا مشاہدہ کرے اور بوسہ دے اور خوب محبت کا مظاہرہ کرے کہ علمائے کرام نے نعل کے نقش کو نعل کے قائم مقام قرار دیا ہے اور اس کے لئے وہی اکرام واحترام قرار دیا جو اصل نعل شریف کا ہے اور انہوں نے اس کے ایسے خواص وبرکات کا ذکر کیا ہے کہ جن کا تجربہ ہو چکا ہے۔) (مطالع المسرات، ص148، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

☆☆☆☆☆☆☆

(نقشِ نعل سے تبرّک کے جواز کے عموم سے دیگر آثارِ متبرکہ کی تعظیم وتبرّک کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے)

دیکھو! علمائے کرام کے یہ ارشادات نقشوں کے باب میں ہیں، جو خود عین منتسب (نسبت رکھنے والے) بھی نہیں، بلکہ اس کی مثال وتصویر ہیں، تو غلافِ کعبہ، معظّم

شرعی یعنی کعبۂ معظّمہ سے خاص نسبتِ مس رکھتا ہے، اِس کی نسبت بہ نیتِ تعظیم و تبرک (برکت حاصل کرنے کی نیت سے) ان افعال کے جواز میں شک و شبہہ کیا ہے؟

"فان المقتضی فی العموم موجود والمانع فی الخصوص مفقود وذٰلك كاف فی حصول المقصود والحمد لله العلی الودود "(ترجمہ: عموم کا تقاضا کرنے والے دلائل موجود ہیں، جبکہ خصوص کے ثبوت سے مانع کوئی دلیل موجود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ بلند و بالا اور محبت فرمانے والی ذات کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔)

(آثارِ متبرکہ پر عوام کے ہجوم کا ثبوت)

رہا! لوگوں کا اس پر ہجوم کرنا (رش بنانا)، یہ بھی آج کی بات نہیں، قدیم سے آثارِ متبرکہ (بزرگوں سے منسوب ان کی بچی ہوئی برکت والی چیزوں) پر اہلِ محبت و ایمان یونہی ہجوم کرتے آئے۔

☆ صحیح بخاری شریف وغیرہ کتبِ حدیث میں ہے، جب عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سالِ حدیبیہ قریش کی طرف سے خدمتِ اقدس حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں حاضر ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا: "انه لایتوضا الا ابتدروا وضوءه وکادوا یقتتلون علیه ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامة الا تلقوها باکفهم فدلکوا بها وجوههم واجسادهم، الحدیث "یعنی جب حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے ہیں، حضور کے آبِ وضو (وضو کے پانی) پر بے تابانہ دوڑتے ہیں، قریب ہے کہ آپس میں کٹ مریں اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعابِ دہن مبارک ڈالتے یا کھکھارتے ہیں، اسے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے ہیں۔

(صحیح بخاری، ج3، ص193، الرقم 2731، دار طوق النجاۃ، بیروت)

"کادوا یقتتلون علیہ" کی حالت کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہہ عالیہ میں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے) ثابت "کادوا یکونون علیہ لبدا" سے کہ یہاں سوال میں مذکور بدر جہا زائد ہے، یونہی بوسۂ سنگِ اسود (حجر اسود کو بوسہ دینے) پر ہجوم وتزاحم (رش) قدیم (بہت پرانے دور) سے ہے۔

بالجملہ اس نفسِ فعل کا جواز یقینی اور جب نیتِ تبرک و تعظیمِ شعائر اللہ ہے، تو قطعاً مندوب (بالیقین بہتر) اور شرعاً مطلوب، مگر پنجگانہ نماز کے بعد علی الدوام (ہمیشگی کے ساتھ) اس کی زیارت و تقبیل (بوسہ دینے) کا التزام (لازم کرنا) اور جمعہ کے دن عام عوام کے بے قیدانہ ہجوم واژدحام (بے انتہاء رش) میں اگر اندیشۂ بعض مفاسد دینیہ (کسی دینی نقصان کا اندیشہ) ہو، تو اس تقیید والتزام واطلاقِ اژدحام (اس ہجوم کی قید اور اسے لازم پکڑنے نیز ہجوم بنانے) سے بچنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

(آثارِ متبرکہ کی کبھی کبھار زیارت کروائی جائے، ہر وقت یا اکثر اوقات کسی چیز کا سامنے ہونا اس کی محبت و عظمت کو کم کر دیتا ہے)

اور خود ہر وقت پیشِ نظر معلّق رہنا باعثِ اسقاطِ حرمت (یعنی ہر وقت کعبہ مشرّفہ کے غلاف وغیرہ تبرّکات کا سامنے لٹکا رہنا دلوں سے عزت کم ہو جانے کا باعث)

ہوتا ہے ولہٰذا حرمین طیبین کی مجاورت ممنوع (حرمینِ شریفین میں زیادہ ٹھہرنے کی ممانعت) ہوئی۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعدِ حج تمام قوافل (قافلوں) پر دُرّہ (کوڑہ) لئے دورہ فرماتے (چکر لگاتے) اور ارشاد کرتے: اے اہلِ یمن! یمن کو جاؤ۔ اے اہلِ شام! شام کا راستہ لو۔ اے اہلِ عراق! عراق کو کوچ کرو کہ اس سے تمہارے رب کے بیت (گھر) کی ہیبت تمہاری نگاہوں میں زیادہ رہے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

(آثارِ متبرکہ کو محفوظ رکھنے اور ان کی زیارت کا بہترین طریقہ)

راہِ اسلم و طریقِ اقوم (سلامتی والا اور سیدھا و درست راستہ) یہ ہے کہ اسے کسی صندوقچہ (چھوٹے باکس) میں ادب و حرمت (احترام) کے ساتھ رکھیں اور احیاناً (کبھی کبھار) خواہ مہینے میں کچھ دن قرار دے کر بروجہِ اجلالِ حسن واعظامِ مستحسن (ایک اچھی و خوبصورت چیز کی جلالت و عزت اور ایک اچھے عمل کی عظمت کے اظہار کے طور پر) اُس کی زیارت مسلمین کو کرادیا کریں، جس طرح سلطان اشرف عادل نے شہر دمشق الشام کے مدرسہ اشرفیہ میں خاص درسِ حدیث کے لئے ایک مکان مسمّٰی بدارالحدیث (دارالحدیث کے نام سے موسوم ایک مکان) بنایا اور اس پر جائداد کثیر وقف فرمائی اور اس کی جانبِ قبلہ مسجد بنائی اور محرابِ مسجد سے شرق کی طرف ایک مکان نعلِ مقدس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تعمیر کیا اور اس کے دروازے پر مسّی کواڑ، زر سے ملمع کرکے لگائے کہ بالکل سونے کے معلوم ہوتے تھے اور نعلِ مبارک کو آبنوس (ایک مشہور

درخت کہ جس کی لکڑی سخت اور سیاہ ہوتی ہے (فیروز اللغات، ص9)) کے صندوق میں بادب (ادب کے ساتھ) رکھا اور بیش بہا (قیمتی) پردوں سے مزین کیا، یہ دروازہ ہر دوشنبہ (پیر شریف) و پنجشنبہ (جمعرات) کو کھولا جاتا اور لوگ فیضِ زیارت سر اپا طہارت سے برکات حاصل کرتے۔" کما ذکر العلامۃ المقری فی فتح المتعال وغیرہ فی غیرہ" (جیسا کہ علامہ احمد المقری علیہ الرحمۃ نے "فتح المتعال" میں اور ان کے علاوہ دیگر علماء نے دیگر کتابوں میں ذکر کیا ہے۔) (فتح المتعال فی مدح النعال، ص515، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرہ)

یہ مدرسہ و دار الحدیث مذکور ہمیشہ مجمع ائمہ و علمار ہے۔ امام اجل ابو زکریا نووی شارح صحیح مسلم اس میں مدرس تھے، پھر امام خاتم المجتہدین ابو الحسن تقی الدین علی بن عبد الکافی سبکی صاحب شفاء السقام ان کے جانشین ہوئے، یونہی اکابر علماء درس فرمایا کئے (درس دیتے رہے)۔ سلطان موصوف کے اس فعلِ محمود (قابلِ تعریف کام) پر کسی امام سے انکار ماثور (منقول) نہ ہوا، بلکہ امید کی جاتی ہے کہ خود وہ اکابر اس کی زیارت میں شریک ہوتے اور فیض و برکت حاصل کرتے ہوں، محدث علامہ حافظ برہان الدین حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ "نور النبراس" میں فرماتے ہیں :قال شیخنا الامام المحدث امین المالکی:

وفی دار الحدیث لطیف معنی وفیھا منتھی اربی وسؤلی
احادیث الرسول علی تتلی وتقبیلی لاثار الرسول

(ترجمہ: ہمارے استاذ امام محدث امین الدین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مدرسہ دار الحدیث میں ایک لطیف معنیٰ و مقصد ہے اور اس میں میرا مقصد اور مطلوب بروجہِ کامل

حاصل ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیثیں مجھ پر پڑھی جاتی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آثارِ شریفہ کا بوسہ مجھے نصیب ہوتا ہے۔)

(فتح المتعال فی مدح النعال، ص524، دار القاضی عیاض للتراث، القاھرۃ بحوالہ نور النبراس للحافظ برھان الدین حلبی)

غرض طریقۂ زیارت تو یہ رکھیں، پھر جسے یہ ادب و حرمت بے دقت وزحمت شرف بوس مل سکے فبہا (یعنی جسے ادب و احترام کے ساتھ بغیر کسی مشکل اور زحمت کے آثارِ متبرّکہ کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہو جائے، تو ٹھیک) ورنہ صرف نظر (دیکھنے) پر قناعت کرے، بوسۂ سنگ اسود کہ سنّتِ مؤکّدہ ہے، جب اپنی یا غیر (کسی اور شخص) کی اذیّت کا باعث ہو ترک کیا جاتا ہے، تو اس بوسہ کا تو پھر دوسرا درجہ ہے۔

"ھذا ھو الطریق اسلم و الحکم الوسط القوم الاقوم، و للہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم" (ترجمہ: یہی سلامتی والا راستہ ہے اور درمیانہ، مضبوط و قوی حکم ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ زیادہ علم والا ہے اور اس کا علم سب سے زیادہ کامل اور مضبوط ہے۔)

(تسہیل و تخریج و ترجمہ)

ابو ثوبان محمد خاقان عطاری

تاریخ: 25:06:2020

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قبر میں ثواب

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب انسان مر جاتا ہے تو اس سے اس کے عمل کا ثواب کٹ جاتا ہے مگر تین عمل سے (کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے) (1) صدقہ جاریہ کا ثواب (2) یا اس علم کا ثواب جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں (3) یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

(مشکاۃ المصابیح، ۱/۶۰، حدیث: ۲۰۳)



978-969-722-139-4
01082101
DAWAT-E-ISLAMI
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net